وتائید گذشتہ پرچہ رسالہ اشاعۃ السنہ مین بخوبی ہو چکی ہے۔ دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۳ و ۴ جلد ۳ جن مین ہم بیان کر چکے ہین کہ جن حالات مخلوقات کو یہہ لوگ قانون قدرت کہہ رہے ہین وہ ہنوز مشخص ومقرر ہی نہین انکا قانون ہونا کہان۔ اور نمبر ۹ جلد ۳ جنمین ہم یہہ بیان کر آئے ہین کہ جو حالات مخلوقات یہہ سمجھہ رہے ہین وہ واقعی حالات نہین ہین انکے خیالی حالات ہین۔ اور نمبر ۱ جلد ۴ جس مین یہہ بیان ہے کہ وہ حالات واقعی بھی ہون تو ان سے مذہب نہین نکالا جا سکتا۔

اور نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۴ جنمین حالات مخلوقات کے ایک حالت پر نہ رہنے کا بیان ہے اور نمبر ۸ جلد ۴ (جسپر غلطی سے جلد ۵ لکھا گیا ہے) جسمین یہہ بیان ہے کہ اولا تو یہہ حالات موجودات قانون ہونے کے لایق نہین۔ اور اگر انکو اس لایق فرض بھی کیا جاوے تو اس سے ثبوت مذہب جسکا بہت تعلق حالات اخروی سے ہے۔ ممکن نہین۔

ان پرچون کو جن صاحبون نے نہین دیکھا انہون نے نیچری مذہب کے مباحث سے کچھ لطف وحظ نہین پایا۔ یہہ پرچے (سوائے نمبر ۳ و ۴ جلد ۳ کے جو کامل فائل سے علیحدہ نہین مل سکتے) فی پرچہ ۴ ر کو (جسمین محصول ڈاک بھی ہے) مل سکتے ہین۔ جو ان مباحث کے شائق ہین جلد منگا دین ورنہ فروخت ہو جاینگے پھر لوگ پچھتاینگے۔

نیچری ریفارمر

ریمارک آنریبل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی کو انکے کسی دوست نے نصیحت کی تہی کہ آپ اپنی قوم کی رفاہ وفلاح دنیاوی چاہتے ہین تو مذہبی مسایل مین کیون بے جا دخل دیتے ہین اپنی بحث وتقریرات کو صرف دنیاوی امور مین کیون منحصر نہین کرتے۔

اسکے جواب مین خانصاحب موصوف نے تہذیب الاخلاق ماہ

جمادی الاولی ۱۳۱۰ھ میں ایک مضمون بعنوان (مسلمان ریفارمر) لکھا اور اسمین بزعم خود یہہ ثابت کیا کہ جب تک موجودہ مسائل مذہب اسلام کی بیخ کنی نہ کیجاوے مسلمانون کی دنیاوی ترقی ممکن و متصور نہین۔

اسکے جواب مین ہمارے پرانے دوست مولوی سید الفت حسین صاحب مدرس ٹریننگ کالج لاہور نے ایک تحریر کی ہے جو جولائی ۱۸۹۲ء سے ہمارے پاس پہنچی ہوئی ہے اور وہ عدم گنجایش کے سبب درج رسالہ نہین ہوسکی۔ اب اسکو ہم درج رسالہ کرتے ہین اور مولوی صاحب سے اس التوا کی معافی چاہتے ہین۔

چونکہ مولوی صاحب کی تحریرات نماشا عالی المتن نہین ہوا کرتین وہ برطبق حساب دوستان در دل۔ اپنے ذہن مین خصم کی بات کو نشانہ کرکر اسکا جواب دیا کرتے ہین۔ اور اسمین وہ لوگ جو اصل بات کو نہین دیکھتے پورا حظ و لطف نہین اٹھا سکتے اسلیے ہم اولاً مضمون تہذیب الاخلاق کا خلاصہ بیان کرتے ہین پہر مولوی صاحب کی تحریر کو معرض نقل مین لاوینگے۔

خلاصہ مضمون تہذیب الاخلاق

مسلمان ریفارمر

نکتہ چینی کرنی غور کرکے بات سمجھنے سے بہت زیادہ آسان ہے۔ اُس شخص مین جس نے کسی معاملہ مین برسون غور و فکر کی ہو اور اس شخص مین جس نے فی الفور اس پر نظر ڈالی ہو زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک معمار مین جس نے نہایت غور و فکر سے ایک مکان کا نقشہ بنایا ہے اور ہر ایک

در و دیوار و بلندی و پستی کی نسبت سمجھنے مین اور ایک مکان کی دوسرے مکان سے مناسبت نکالنے مین ایک زمانہ دراز تک غور و فکر کی ہے اور اس شخص مین جس نے نقشے پر نظر ڈالتے ہی اسمین نکتہ چینی شروع کی ہے نہایت تفاوت ہے۔

ہمارے دوست ہم سے کہتے ہین کہ باوجودیکہ ہم اپنی قوم کے دنیاوی امور رفاہ و فلاح و تہذیب و شائستگی مین کوشش کرنا چاہتے ہین تو پھر کیون مذہبی مسائل کو بحث مین لے آتے ہین یہہ مسلمانون کا دل دکھاتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ دنیاوی ترقی کے اسباب (جہانتک کہ غور کیجاتی ہے) حصول علم۔ اتفاق قومی۔ راستبازی۔ امتیاز حقوق وغیرہ ہین ان امور کی مذہب اسلام مین کہین ممانعت نہین بلکہ ترغیب ہے۔ مگر ہمکو افسوس ہے کہ باوجودیکہ ہمارے دوست چاہتے تھے کہ مذہبی مسائل کو علیحدہ رکھین مگر خود انہون نے انہین چیزون کو جنکو اسباب ترقی قرار دیا ہے مذہبی امور قرار دیدیا اور فرمایا کہ ان امور کی مذہب اسلام مین کہین ممانعت نہین بلکہ ترغیب ہے۔ مذہب کے روسے ممانعت نہ ہونے کے معنے یہہ ہین کہ مذہب کے روسے جائز ہے اور ترغیب ہونے کے یہہ معنے ہین کہ مذہب کے روسے مستحب ہے پس وہ خود ایک ذراسی بات مین بھی بحث مذہبی سے نہ بچ سکے۔ پھر وہ ہمکو نصیحت کرتے ہین کہ اگر فی الحقیقت خیرخواہی قومی کا جوش ہے تو حصول علم کی ترغیب مین جسقدر منظور ہو تحریر کیجئے تقریر کیجئے فن تجارت مین کتابین تصنیف کیجئے رسالہ جات طبع کرائیے فن زراعت مین تدبیرین تعلیم کیجئے اہل فن کے تجربون کی صراحت کیجئے یہہ ایسے امور ہین کہ جن سے قوم کو قطعی نفع پہنچیگا اور شکر گذاری کے ساتھہ ہر شخص اپنے نفع رسان کا شکریہ ادا کریگا یہہ کیا ضرور ہے کہ ملایکہ کے وجود

بحث کرکے بے سبب اہل اسلام کے دل دکہائے جاوین یا حشر و نشر پر استدلال کرکے مسلمان بتائے جاوین اور ترغیب ترقی کا بہانہ کیا جاوے۔

ہم بہہ بھی نہایت خوشی سے اس نصیحت پر عمل کرنا چاہتے ہین مگر ہمارے دوست ہمکو بتادین کہ انہین امور کی کوشش کرنے مین مذہبی بحث سے ہم کیونکر بچ سکتے ہین حقیقت یہہ ہے کہ ہمارا مروج اسلام جو اب ہماری تمام قوم کا اسلام ہے اس نے انسان کے ہر ایک فعل و قصد و ارادہ پر ایسی قیدین لگائین ہین اور ایسی حدّین مقرّر کر دی ہین کہ کوئی کام دُنیا یا دین کا ایسا نہین ہے جو بغیر مذہبی بحث کے شامل ہوئے بحث مین آسکے۔ پس یہہ کہنا کہ دُنیاوی امور کی رفاہ و فلاح کے بحث مین مذہبی مسائل کو کیون لے آتے ہین غور سے پہلے نکتہ چینی کرنا اور سمجھنے سے پہلے فیصلہ کر دینا ہے۔

(اسکے بعد آنریبل صاحب نے ان مذہبی قیدون اور بندشون کو بیان کیا ہے جو مسلمانون کو ترقی علم و تجارت و ملازمت سے مانع ہین

قیود موانع علم کے بیان مین کہا ہے کہ مسلمان فلسفہ۔ منطق۔ کلام کو حرام سمجھتے ہین انگریزی پڑھنے کو منع کہتے ہین۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ہیئت۔ علم تشریح ابدان۔ علم طبعی کو مخالف اسلام سمجھتے ہین۔

قیود موانع تجارت و ملازمت کے بیان کیا ہے مسلمان ہنڈوی اور بیمہ کراتے میچک پر معاملہ بیع شراء طی کرتے سونے چاندی کی بیع مین بعوض صنعت مبیعہ زیادہ عوض دینے سود لینے دینے کو حرام جانتے ہین مفتی شرف الدین عالم مدراسی اور مولوی برہان الدین ہاشمی نے جواز سود کا فتویٰ دیا تہا جنکو سب نے کافر ٹہرایا تہا۔ شراکت کی صورتون کو ناجائز کہتے ہین۔ سرکاری نوکریون کو حرام سمجھتے ہین (اسکے بعد کہا ہے)

مسلمانون کا روان روان مذہب سے ایسا جکڑ دیا گیا ہے کہ کوئی بات بھی مسلمانون کے حق مین بغیر مذہبی مباحثہ کے کہی نہین جا سکتی۔ بحث کی جاتی ہے کہ سر کے بال اسقدر رکھنے جائز اسقدر ناجائز۔ مانگ اس طرح پر رکھنی جائز اس طرح پر ناجائز ہے۔ مونچہ اتنی باریک کتروانی واجب ہے یا بالکل استرے سے مُنڈوانی۔ بغلون کے بال استرے سے مُنڈائے جاوین یا اکھاڑے جاوین مونچہ قینچی سے کتروائی جاوے یا جاکو سے مسواک پر رکھہ کر کاٹی جاوے بالون مین کنگی کے دفعہ کیجاوے سُرمہ آنکھہ مین کیونکر لگایا جاوے ناک کے بال کیونکر اکھاڑے جاوین مسواک کس چیز کی کیجاوے۔ سر پر عمامہ کس وضع کا باندہا جاوے شملہ کس طرح اور کسقدر لنبا لٹکایا جاوے۔ کس رنگ کا ہو۔ کافرون کے ہان کا بنا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے یا ناجائز۔ کرتا کس قطع کا ہو تہبند کیسا ہو ازار پہننی جائز ہے یا نہین سوائے اسکے اَور کسی قطع کا کپڑا پہننا کفر ہے یا نہین احجار کے سوائے اور کسی چیز سے استنجا جائز ہے یا نہین۔ کونسی وضع بیٹھنے کی جائز ہے کہانا کہانے مین ہاتہہ ٹیک کر کہانا مکروہ ہے یا نہین اوکڑو بیٹھہ کر کہاوے یا دوزانو یا التی پالتی مار کر۔ کس طرح پر لیٹے کس طرح پلنگ بچہاوے گدگدا بچہونا ہو یا سخت۔ کتنے پانی سے نہاوے کس قطع کا مکان بنانا جائز ہے اور کس قطع کا ناجائز کتنے ہاتہہ سے زیادہ مکان کو بلند کرنا مکروہ ہے کس کس سے ملنا چاہئے کس سے نہ ملنا چاہئے کافرون سے صاحب سلامت حرام ہے یا نہین کافرون سے سچی دوستی و محبت امورات تمدن معاشرت مین کفر ہے یا نہین پس ہمارے احباب معترض بتاوین تو سہی کہ مسلمانون کی وہ کونسی بات ہے جو بغیر مذہبی بحث آئی طے ہو سکتی ہے۔

اسکے بعد مسلمانون کا ابتدا مین بھی کپڑ یان رکہنی انگریزی جوتا
پہننے سے تبع کرنا ذکر کرکے فرمایا ہے۔

ہان اسقدر ہم اپنی تقصیر کا اقرار کرتے ہین کہ بعض ایسے مسائل پر بھی ہم نے بحث کی ہے جن پر بحث کرنی دنیاوی امور کے اعتبار سے چندان ضرورت نہ تہی مگر یہہ خاص ہمارے دل کی بات ہے دوسرا شخص اسکو سمجھہ نہین سکتا اسکے بیان کرنا مین کبہی پسند نہین کرتا مگر چونکہ اب اس امر نے ایک قومی امر کی شکل پیدا کی ہے اسلئے اسکا بیان کرنا ضرور پڑا ہے۔

اس بیان کا ماحصل یہہ ہے کہ ہمارے مسائل اسلام مین ایسی غلط و بے اصل باتین بھی شامل ہین جنکے غلط و بے اصل ہونے پر وہ علوم شہادت دیتے ہین جنکو ہم دنیاوی ترقی کے لئے مسلمانون مین رواج دینا چاہتے ہین۔ پس اگر ان مسائل کو دین اسلام سے خارج نہ کیا جاوے تو ان علوم کی روشنی و رواج سے مسلمانون کا مذہب اسلام سے خارج ہونا لازم آویگا اور یہہ امر قومی ترقی کے مخالف ہے۔ اسکے بعد فرمایا ہے۔

"یہہ مشکل کچہہ مسلمانون ہی پر منحصر نہین ہے ہر مذہب سے برابر متعلق ہے خود عیسائی مذہب کو علوم نے اسقدر نقصان پہنچایا ہے کہ کسی چیز نے نہ پہنچایا ہوگا عیسائی علما نے اس نقصان کے رفع کرنے مین نہایت کوشش کی ہے اور کوشش کرتے ہین اگر وہ اپنی کوششون مین کامیاب ہونگے تو اپنے مذہب کو علوم کے صدمہ سے محفوظ رکہینگے ورنہ کسی طرح محفوظ نہین رکہہ سکتے جس زمانہ مین کہ مسلمانون نے علوم حکمت و فلسفہ یونان کی تحصیل پر توجہ کی اس سے مذہب اسلام ایسا صدمہ پہنچا کہ کسی مخالف سے بھی

نہین پہنچا تھا علمائے علم کلام اس نقصان کے رفع کرنے پر متوجہ ہوئے اور جو کچھ وہ کر سکے اُنہون نے کیا مگر اس زمانہ مین خیالی باتین زیادہ تہین اور ہر ایک شخص اپنے خیال کا تبنگر بنادیتا تھا اس زمانہ مین ہر ایک چیز کے لئے تجربہ و مشاہدہ شاہد موجود ہے جسکے مقابلہ مین کسی کا خیالی تبنگر کام نہین دے سکتا۔

یہی وجہ تہی کہ اگلے زمانہ کے علمار نے سوائے علم دین کے اور علوم کے پڑہنے پڑہانے کو حرام اور ممنوع قرار دیا تھا۔ اُنہون نے اس غرض سے کہ روشنی مین جو چیزین دکہائی دیتی ہین اُنکی حقیقت بتا دین یہہ صلاح دی تہی کہ آنکہہ بند کر لو اور ان چیزون کو مت دیکہو مگر اُنکی یہہ تدبیر کارگر نہ ہوئی اور جن علوم کو وہ خارج کرنا چاہتے تہے وہ خارج نہ ہو سکے۔ عیسائی عالمون نے بہی ابتدا ابتدا مین اُن علوم کے مٹانے مین اور عیسائیون مین انکا رواج نہ ہونے دینے مین نہایت بے رحمیان اور سخت سخت تدبیرین کین مگر کچھہ کامیابی نہین ہوئی اور یورپ ہی جو مرکز عیسائی مذہب کا تہا مخزن اُن علوم کا ہوگیا۔

حال کا زمانہ اس قدیم زمانہ سے زیادہ مختلف ہے اور اب کسی شخص کی قدرت مین نہین رہا ہے کہ اِن علوم کی شعاعون کو روک سکے بلکہ اگر کوئی اہل مذہب اِنکی روشنی مین اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرنے کے بدلے اُن علوم کے رواج کا مزاحم ہو تو علانیہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اسکا مذہب علوم کی روشنی برداشت کرنے کے قابل نہین ہے مجہہ کو اس بات کا یقین ہے کہ ٹہیٹ مذہب اسلام اُن نقصانون سے جو کسی مذہب کو علوم کی صداقت سے پہنچ سکتے ہین مبرا و پاک ہے اور

جسقدر نقصان بمقابلہ علوم کے اُسمین دکہائے دیتے ہین وہ ہمارے علما کے نقصان مین جو مذہب مین شامل ہو گئے ہین بہت لوگ ایسے ہین جو میرے اس خیال کو غلط بتاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ تمام مذاہب جن مین اسلام بھی داخل ہے اس نقصانون سے مبرا نہین ہین مگر میرا یقین خواہ وہ صحیح ہو یا غلط یہی ہے کہ وہ مبرا ہے پس مین دیانتاً اپنا فرض سمجھتا ہون کہ مین اُن باتون کو ظاہر کرون جن سے میرے دل مین اس بات کا یقین ہوا ہے کہ مذہب اسلام اُن نقصانون سے پاک ہے جو کسی مذہب کو علوم کی صداقت سے پہنچ سکتے ہین ان باتون کے ظاہر کرنے سے نہ میرا یہہ مطلب ہے کہ اُن مسایل کی کسی کو تعلیم دیجائے نہ یہہ مطلب ہے کہ لوگ اُنکو تسلیم کرین نہ اُنکے بیان کرنے سے کسی کا دل دُکہانا مقصود ہے نہ کسی سے مباحثہ قایم کرنا بلکہ خود دیانتاً جو مین اپنا فرض سمجھتا ہون اُسکا ادا کرنا مقصود ہے"

خلاصہ مضمون تہذیب الاخلاق تمام ہوا جسکے اتمام سے ریمارک بھی ختم ہوا۔ اب مولوی اُلفت حسین صاحب کی تحریر کو جو اسکے جواب مین ہے نقل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گذارش بخدمت نیچری ریفارمر حامی اسلام

ہر کسے ناصح برائے دیگران ناصح خود یافتم کم درجہان

انسٹیٹیوٹ علیگڈہ مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۸۰ء مین ایک مضمون تہذیب الاخلاق سے جسکی بہت کچھہ نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ہم بھی مانتے ہین کہ نکتہ چینی و خورد ہ بینی واعتراض تضحیک واستہزا آسان بات ہے اور غور و تامل شے دیگر ہے لیکن یہہ ثابت کرنا کہ ایسا کرنے

کرتا ہے یہہ دوسرا امر ہے - واقعی سوچ سمجھہ کر بات کہنی اور سرسری نظر ڈالنے مین زمین آسمان کا فرق ہے مگر اکیلے کی سوچ سمجھہ کیا اور ایک تنہا معمار کے غور و تفکر پر بہروسہ کرنا کیا - جبتک کہ کئی عقلین نہ ملین - ایک مستری جو کسی مکان کا تخمینہ کرے بمقابلہ چند مستریان راست و درست نہین سمجھا جا سکتا - اور ایک جج جو بدون اسیسرون اور وکیلون کی رائے سُنتے و سمجھنے کے مقدمہ تجویز کرے اُسپر اعتماد و وثوق نہین ہو سکتا ہے - جیسا کہ اُس جج کی رائے پر بہروسہ ہو سکتا ہے جو انکی رائے سُنکر حکم صادر کرے - رائون کا اختلاف بغیر مقابلہ کرنے بہت سی رائون کے اور بدون تحقیق و تنقیح و بحث کے رفع نہین ہو سکتا اور بغیر شکرائے بہت سی عقلون کے اور بغیر مشورہ علما و دانائون کے رائے صحیح نہین سمجھی جاتی - اگرچہ اکیلا آدمی کوٹھی مین بیٹھہ کر کتنا ہی غور و تفکر کیون نہ کرے - آدمی کے لئے اور آدمیون کی عقلین آئینہ ہین - اور بغیر آئینہ کے اپنے چہرہ کا عیب و صواب معلوم نہین ہو سکتا - اسی واسطے جو لوگ اِس طرح کی تحقیق و تنقیح کی حقیقت سے بے بہرہ ہین وہ اِس فقرہ کو عمل مین لاتے ہین کہ خود را فضیحت و دیگرا نرا نصیحت - حق یہہ ہے کہ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی - اِس مرحلہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے - سعدی نے سچ کہا ہے کہ علم بے بحث و مال بے تجارت نہ افزاید - تنہا قلم رسائی اور کاغذ پہ زر ہوائی پہیرنے اَور بات ہے - اور انصاف اَور چیز ہے - اِس تحریر مین ریفارمر صاحب بہادر نے اول اُسپر زور طبع دیا ہے کہ ترقی قوم کی اُمور دُنیا مین بغیر بحث مسایل دینی کے نہین ہو سکتے - حالانکہ یہہ مقدمہ تنقیح طلب ہے - تحقیق یہہ ہے کہ اگر کرے تو بہت کچہہ ہو سکتی ہے - اور یون تو اُلجہاؤ کیا نہین ہو سکتا - ہزارہا آدمی بغیر دخل دیئے دین کے اُمور دُنیاوی مین ترقی کر رہے ہین - سینکڑون مدرسہ علوم دُنیاوی دُنیا مین ایسے قایم ہین اور لاکہون کتابین علم دُنیا کی ایسی تصنیف کی گئی ہین کہ اُن مین مسایل دین کی کچہہ بہی بحث نہین کتاب نظم الممالک† جو مانصاحب کی توجہ سے مترجم ہو کر شایع ہوئی ہے

† دیکہو اشاعۃ السنۃ نمبر (۴) جلد (۲) جسمین نظم الممالک کے مضامین کا خلاصہ ہے

ایک اُنہین مین سے مطبوع ہے - اور اُلجاؤ چاہو تو بہت کچھہ ہو سکتا ہے - فی الحقیقت ناصح مُشفق نے تو صحیح کہا تھا مگر رفارمر صاحب ایسی کب سُنتے ہین - مزاج تغلب پسند ہے ہر بات مین اپنا مرغا جتانا چاہتے ہین - بہلا وہ کس کی بات ماننتے ہین - بہت دنون مین اب اب کر کے تو جواب دینا سیکہے ہین - پہر زبانِ قلم کیسی رُکے - اُس ناصح مہربان کی نصیحت کو اعتراض قرار دیتے ہین حالانکہ ہمدردی اُسکے قول سے ٹپکتی ہے - آئندہ ناصح ہمدرد کے قول پر ایک اعتراض لفظی و عبارت کا بھی جڑتے ہین - اگر کوئی اور ایسا اعتراض کرتا تو اُسپر مینڈہے لڑانے کی پہبتی کہتے - اور کٹھہ مُلّا و نیم طالب علم کی پہباتے - آپ فرماتے ہین کہ معترض بھی حدیث اطلبوا العلم کو پیش کرنے کی بدولت مذہبی بحث سے اس ذراسی بات مین نہ بچ سکے - سبحان اللہ کیا خوب یہان تو ناصح شفیق کو اسقدر مذہبی بحث منظور ہی ہے - یہہ تو اُنہون نے خواہی نخواہی قصداً اتمام حجت شرعی کے لئے کہا ہے† کہ تحصیل علوم کا مانع دین اسلام نہین بلکہ شرع مین بدلیل حدیث طلب علوم ترغیب پائی جاتی ہے - اِسپر آپکا اعتراض نہائت خوش فہمی کا نشان ہے - آگے جو آپ نے بابت تحصیل علوم علی العموم و علی الخصوص عُذرات پیش کئے ہین اور الجھاؤ ڈالے ہین وہ صاف طبیعت والا کی کجی سے ہین - جو اپنے بول بالا رکہنے کے لئے اکثر حضور کی مزاج تغلب امتزاج مین ہے - مارنا ہو تو بلا اُٹھا دے - جو کام کرنا نہین ہوتا - حیلہ گر آدمی اُسکی وجوہ عذرات ناحق کچھہ نہ کچھہ گہڑ لیا کرتا ہے - ؎ خوئے بدرا بہانہ بسیار - اور جو باتین لکہی ہین اور عذر لنگ پیش فرمائے ہین وہ سب بالائی و مرجوح

† مین سمجہتا ہون کہ ناصح معترض کی غرض یہہ نہین ہے کہ مذہبی مسائل کا ذکر ہی نہ آوے بلکہ غرض اس کی یہہ ہے کہ مسائل مسلہ مذہبی کی بیخ کنی و تخریب نہ کی جاوے پس اگر معترض نے مذہب کی حمائت مین ایک حدیث کو جسکو وہ حدیث سمجہتا ہے پیش کیا اور اس سے یہہ امر ثابت کیا کہ اسلام و مذہب ترقی دنیا کا مانع و حارج نہین ہے تو اس نے اپنی غرض کا کیا خلاف کیا - اڈیٹر

وخارج از بحث و کہنہ از کار رفتہ ہین۔ گڑے گوڑے اُکہاڑتے ہین۔ گویا ناچار ہوکر چاہتے ہین کہ ہمان کے مسلمانون کو تو انگریزون مین بدنام کرین۔ اور خود سرخرو بنین عام انگریزون کو ان مسلمانون سے (جو سب کچہہ پڑہتے لکہتے ہین۔ اور سب طرحکے پیشے و تجارت عرب و عجم مین براہ خشکی و تری کررہے ہین) حضور عالی بدگمان کرین۔ فقط ایک آپ بغیر علم خیرخواہ رہین۔ ورنہ یہہ سب ابحاث ماضیہ گذر چکے۔ مسلمانون کو یہہ باتین یاد ہی نہین چہ جائیکہ یہہ خیالات اُنکے مانع ترقی ہون۔ گذشتہ را صلوات اگر شروع مین کہین کہین یہہ ذکر آئے بہی تہے تو اُسیوقت وہ زائد باتین لپٹ ہوگئین بلکہ اُبہرنے بہی نہ پائین۔ بعض خواص تک بہی نہ پہنچین۔ اب اُنکا ذکر کیا۔ اُنہین دلون مین فیصلہ ہوگیا۔ ایک ایک بات کے دس دس جواب بہی ہوگئے۔ ترقی دنیاوی بند نہ ہوئی۔ اب اُن پُرانے قصیون کو یاد دلانا پُرانے عقلمندون کا کام ہے۔ یا غرض باطل اُنسے متعلق ہے۔

خاص خاص موانع اور وجوہ جو بیان کئے ہین اگرچہ وہ خارج از بحث ہین تسپر بہی کچہہ مفید مطلوب حضور نہین۔ یہہ وجوہ سب سرسری نظر سے درمیان مین لائے گئے ہین کوئی علم ادب کوئی علم تشریح کوئی جغرافیہ کوئی ہسٹری یعنے تاریخ ایسے نہین کہ اسلام معتبر قرآنی و متواتر کے متضاد و مخالف صریح ہو۔ ان علوم کو مذہب معتبر سے کیا علاقہ اور کیا بحث۔ ہان اگر آپ اسلام مروج اس اسلام جاہلانہ کا نام رکہین جو مرجوح و متروک ہے تو البتہ شائد کوئی گہڑی ساعت خوش ہوسکتے ہین۔ افسوس ایسی باتون کا ذکر ہی کیا جنکو مسلمان لغو سمجہتے ہین۔ اگر رفارمر صاحب بہادر مسلمانون کی انہین نامسموع باتون کو سُنا سُنا کر بار بار دل خوش کرتے ہین تو بہت اچہے مصلح ہین۔ یہہ افادات ایسے ہین کہ شیر کے شکار کا تو نام اور گیدڑ مارنے کا کام۔ از افادات پیر جی چہ عجب۔ گرگ رہ شناشید گفت باران سنت۔ ناصح دل سوز تو عرض کرتا ہے کہ نفی وجود ملائکہ و حشر نشر

وغیرہ کی بحث ناحق نکالکر کیون مسلمانون کا دل دُکہایا جاتا ہے - اور حضور اسکے جواب
مین کن باتون کو لے دوڑے - کبہی بعض فقہا کے مسائل عجائب کو لے بیٹھے ہین - اور
حسب عادت طفلی اُن پر خوب ہنستے ہین اور اسے خصم کا جواب صحیح سمجہتے ہین - کبہی مفسرو
کی ذہنی تفسیرون کو پیش کرکے دستاویز اپنی عقلمندی کی بناتے ہین - اور اس پیرایہ مین
اپنی غلطیون کا عذر چاہتے ہین - اور ُون کی رائون پر قہقہہ لگاتے ہین - اپنی سیحری باتون
کو خردمندی جانتے ہین - حالانکہ اُنسے زیادہ ابعد ہین - تاویلات کا نام دوسرے کو
لینے نہین دیتے - آپ سب سے زیادہ بڑہکر ایسی تاویلات دور دراز از قیاس والفاظ
کرتے ہین کہ سوفسطائی بہی اس تحریر کے آگے دم بہرتے ہین - بہلا کہان تو اس بیچارہ
ناصح معترض کا یہہ کہنا کہ وجود ملائکہ وحشر ونشر پر کیون بحث کرتے ہو - کہان یہہ مدعی اصلاح
کا جواب کہ بعض مفسرین کی تفسیرین ایسی ہین - اور فقہا کے مسائل اس قسم کے ہین -
ناصح قرآن اور متواترات کے موافق کہتا ہے - حضور متروکات و مجذولات سے مقابلہ
کرتے ہین - کیا سمجہے کچہہ نہ کچہہ کہہ دینا - معلوم ہوا کچہریون مین سے ہی باتین حاصل
ہوئی ہین کہ پہلے اپنے دعوی کو مقدم رکہنا اور اُسپر کچہہ نہ کچہہ وجوہ چالاک وکیلون کی طرح
گہڑے جانا واقعی انصاف اور چیز ہے - اور زبان آوری وشوخی قلم اور بات ہے - دنیا کے
رشتہ ناطہ مین بہی تہذیب الاخلاق نے ایک ایسا مضمون چہاپا تہا† - پہر رسالہ رد تبرا پر
ایک تقریظ لکہی جسکا یہہ مضمون تہا کہ مذہب کو علیحدہ رکہہ کر سنی وشیعہ وغیرہ سلوک پیدا
کرین اور ایسا کر سکتے ہین - اب جو ناصح نے اسی طرح کی بات سمجہائی کہ میان مذہب کو
ایک طرف رکہہ کر فقط دُنیاوی امور مین ترقی مسلمانان چاہو جسکا تمکو ادعا ہے اور تم
تہذیب الاخلاق کی غرض ووجہ تسمیہ بیان کرچکے ہو - تو مضمون تقریظ رسالہ تبرا وغیرہ
سب کو بہولکر یہہ لکہہ دیا کہ عوامی اسلام ترقی دُنیاوی کا مانع ہے - اور وہان تبرا گوئی

† جسمین صاف کہا ہے کہ دین و دُنیا کا ایسا مستحکم رشتہ ہے جو کسیطرح ٹوٹ نہین سکتا - دیکہو اشاعۃ السنۃ

مانع محبت سُنّی و شیعہ نہ تہی۔ حالانکہ ناصح مہربان اسلام عامی کا ذکر ہی نہین کرتا۔ وہ تو اصول کو لیتا ہے۔ اور مسایل قرآنیہ و متواترہ کا ذکر کرتا ہے۔ یہہ حضرت خواہی نخواہی اُلجہاتے ہین۔ اور بعض تفسیرون اور شاذ و نادر اقوال فروعی فقہا کا حیلہ حوالہ بتلا کر ناواقف لوگون کو سُناتے ہین بالفرض ہم نے مانا کہ علوم حال و متواتر اسلام مین اختلاف و تضاد بہی ہو تو تحقیق و ثبوت تفسیر اور تاویل اپنی مراد و معتقدات کے ایسی صحیح و دلچسپ ہو کہ ماہران فن کا انصاف اُنکی داد دیگی اور وجدان سلیم کچہہ تو اُسے قبول کرے نہ مثل تفسیر سورۂ فیل محض اباطیل مین سے ہو۔

یہہ جو رفارمر صاحب نے فرمایا ہے کہ علوم حال نے عیسائی مذہب کو بہی بہت صدمہ پہنچایا ہے اسی طرح خوف ہے کہ وہ اسلام کو ضرر پہنچا وے۔ کمترین عرض کرتا ہے کہ علوم حال نے اگر زائد مذہب عیسائی کو نقصان پہنچایا ہے تو خیر ہمارے بہی زائد اسلام کو وہ شوق سے ڈہا وے ہمکو کچہہ جائے رنج نہین۔ ہم خود اسکو مدت سے ترک کر چکے ہین ہمارے محققین محدثین و عمدہ فقہا اُسکی تردید کر چکے۔ اور اُسے غیر ضروری و غیرہ صحیح ثابت کرتے چلے آتے ہین۔ اصول احادیث و علم رجال و علم درایت اسپر گواہ ہے۔ اگر تفتیش منظور ہو میزان ذہبی و تصریح و موضوعات ابن جوزی و فہرست ملا مجلسی وغیرہ ملاحظہ فرماوین پس اس صورت مین فضول اسلام کے ڈہانے مین علوم جدیدہ ہمارے مددگار ہونگے چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر اصل مذہب عیسائی کو علوم حالیہ نے بگاڑا ہے تو عیسائی اُسکا صحیح علاج کرینگے اور ہم بہی اپنے عمدہ اسلام قرآنی و متواتر کا علاج کسی طرح سے نہایت انصاف و سچائی سے کرین نہ تاویلات بعیدہ و رکیک سے چنانچہ عیسائیون نے ملحدون اور نیچریون کا مقابلہ بڑی درستی کے ساتہہ کیا ہے کہ اکثر نیچرلسٹ لوگ اپنے حملے سے پسپا ہوئے۔ اور کہین نیچر کے پہلے مختار معنے چہوڑ کر اَور معنے لئے۔ کہین نیچر کی تفریقین کین۔ اسی طرح اہل اسلام کو غور و فکر و انصاف و راستی سے کام لینا چاہئے

نہ منہہ زوری وزبان درازی سے اگر یہہ بات ہے تو دیگر متکلّمین ومجادلین ومکابرین ومآولین نے کیا قصور کیا۔ تمہارا طرزِ تحریر آجکل ایسا انگریزی طور پر ہے اُنکا عربی فارسی دیسی طور پر ہے تم دو چار انگریزی لفظ مثل ہسٹری ولٹریچر لکہہ کر خوش ہوتے ہو اُنکی زبان عربی و فارسی مثلاً ہو گئی ہے **فیصلہ مختصر** جو کچہہ علوم جدیدہ ظاہر کرین اول اُسکو بخوبی دیکہا چاہئے کہ وہ نتیجہ ظنی ہے یا یقینی یا فقط توہم اور اُسکا ثبوت کیسا ہے۔ اگر یقینی درجہ کا ہے (حالانکہ ایسا بہت ہی کم ہے) تو البتہ قرآنی ومتواتر اسلام کا مسئلہ مخالف قابل تاویل وتبیین صحیح ہے نہ یہہ کہ فقط اِدہر اُدہر کی سُنکر جھٹ آستین چڑہا اپنے متواترات قرآنی کو بدلنے بیٹہہ گئے اور تاویل وتسویل بلکہ تحریف معنوی پر جُہک کر دوسری طرح سے اُصول ثابتہ صحیحہ و قرآن کا خون کرنے لگے۔ اِس قول پر ہی اپنے پرائے سب ہنسینگے اور ہٹ دہرم بتائینگے۔ پہلے نادان وجاہل ہی کہتے ہونگے اب دیدہ و دانستہ غیر منصف جانینگے۔ اور وہی اسلام کی خرابی ہوگی۔ اگر یہہ کچہہ طرزِ خرابی وکیفیت نقصان بدل جائے پہلے دس برس مین اسلام بگڑتا تو اب اِن فعلون سے دو چار دن مین بگڑتے دیری نہ لگیگی۔ حضور کو اِن نئی باتون کا جسقدر علم ہے وہ تو واقفین خوب جانتے ہین خوراک و

† یہہ خرابی ہوگی کیا؟ ہو گئی مخالفین اسلام خانصاحب کی تاویلات تکلف آمیز دیکہہ کر اسلام پر ہنستے ہین اور برملا کہتے ہین کہ اگر اسلام یہی ہے جو خانصاحب بیان کرتے ہین تو یہہ محض بناوٹی ہے اَمرتسر مین ایک آزاد منش جنٹلمین ناظرین وشائقین تہذیب الاخلاق سے ہین وہ تہذیب الاخلاق پڑہ کر اسلام پر ہنسا کرتے ہین۔

اُسی شہر مین ایک اور عیسائی صاحب زپادری عماد الدین نامے ہین اُنہون نے بڑی شدومد سے اپنے رسالہ **تنقید الخیالات** مین کئی جگہ ایسی باتین کہی ہین ایک جگہہ رسالہ اول کے شروع مین کہا ہے "اب وہ (یعنی آنریبل صاحب) اسلام کی مرمت کے درپے ہین تاکہ اُسکی شکست ریخت کو مرمت کرکے اُسی پایداری بخشین مگر یہہ بہی انہونی بات ہے اُنہون نے

یہہ کہ وہ اکثر حاکم وفلسفہ دان صاحب وقعت و وقار دُنیاوی ہین پس اُنکا قول ہی آپکی نظر مین مُوثر و مُعتمد ہے۔ اور غریب لوگون سے تو آپکو ایسے مباحث کا اتفاق نہیں پڑا۔ یا واقفین طرفین و ماہرین اطراف سے بباعث بُعد مدارج نوبت گفتگو ہی نہین آئی۔ یا کسی سے آئی بھی ہو تو وہ حضور سے بلحاظ دُنیاوی دب گیا۔ یا خوشامد مین مرگیا پس ایسے امیرون کی جہل مُرکب جانے کی کون صورت ہے۔ خیر عنقریب خدا ہی فیصلہ کرنیوالا ہے (رع) دگر قومی مذہبی داد روز دادی ہست۔ وسیعلم الذین الخ۔ بھلا جب تک کوئی بات مخالف و مقابل قرآن و اسلام صحیح مثل وجود ملایکہ و آیات بینات بطور صحیح ثابت نہ ہو ایک دو مُلحد دہریے کی محبذوبانہ بڑ یا شاعرانہ لہر پر اسلام صحیح ثابت یا قرآن متواتر سے باطن مین پھر جانا اور تحریف معنوی پر کمر باندھنی لینے چہ۔ آب ندیدن موزہ کشیدن چہ ضرور۔ اول علمی بات کو ثابت کرو۔ پھر تخالف و تضاد باہمی کو دیکھو۔ بعد ازان تاویل صحیح کرو جو ماہرین علوم حال و قدیم کے نزدیک کسیقدر تو مقبول ہو۔

جو مسلمان مثل الشیخ بہاء الدین عاملی صاحب تشریح الافلاک وغیرہ گردش زمین کو جایز تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی دلیل اسکی بُطلان پر قایم نہین ہوئی وہ لوگ سما کو فقط بلندی کہتے ہین۔ اور ہر ایک ستارہ یا برج معہ لوازمات خود آسمان ہے اور اگر بخیال قدیم افلاک یا فلک الافلاک مان بھی لین تب بھی گردش زمین یا نظام بطلیموس سے کچہہ بُطلان اسلام لازم نہین آتا۔ کُتب الہامی کا بیان ایسے اُمور مین حسب رویت ظاہری ہے۔ اسی طرح چشمہ آفتاب کا ولدل مین غروب ہونا۔ اِسکی بھی تاویل ہے کہ بحر مغرب اطلانطک کے قریب جہان سکندر جا پہنچا بظاہر آفتاب غروب ہوتا ہے یہان اب بھی بولتے ہین کہ تارہ یا چاند بادل مین چھپ گیا۔ یا پہاڑ کے پیچھے ہو گیا۔ اس سے یہہ نہ سمجھو کہ وہ پہاڑ یا بادل کے اندر گھس گیا۔ غرض اُلجھانا اُور ہے اور سُلجھانا اُور۔ رفارمر صاحب بہادر اسلام کے مُصلح تو خود بخود ہو بیٹھے۔ مگر علم جدید فقط سُنا

پوشاک پر نہ جائیے - بس آپ جو کچہہ کسی ملحد یا دہریئے سے سُنتے ہین - جلد قرآن کی تبدیل پر طیار ہو جاتے ہین - یہہ بہی تقلید ہے بلکہ اپنون کی چہوڑ کر غیرون کی - ولایت مین ہمیشہ ایسی الہامات ہوتے ہین کہ فی سیکڑا ایک وحدت کو پہنچتے ہین - نبوت کا ہر سال دعوی ہوتا ہے چونکہ خاتم نبوت ہو چکے لہذا کسی کا دعوی نقش پذیر نہین ہوتا - سال گذشتہ مین ایک نبیہ ہو چکی ہین - چند برس گذرے کہ ڈاکٹرون نے مُردہ جلانیکا حکم کیا تھا - پادریون نے بہت صحیح طور پر مسکور دکا - جناب ہوتے تو ضرور فی الفور گڑے مُردے اُکہڑواتے - بات یہہ ہے کہ ذہن بے علم اسی طرح جلدی کرتا ہے خصوصاً جبکہ اُسے قلم کا لپکا اور میری سینے کا چسکا ہو آپکے دل پر ہر ایک باب مین (الا ماشاء اللہ) ایسی وقعت دہریون اور ملحدون کی بیٹہہ گئی ہے کہ دوسرا نظر مین جچتا ہی نہین سبب

* نام تو مرمت کا لیا ہے لیکن جو کام کرنا شروع کیا ہے وہ مرمت نہین ہے بلکہ ایک اور بنیا دہے جسکو ہم ہرگز اسلام نہین کہہ سکتے "

اور ایک جگہ رسالۂ دوم مین کہا ہے اُنہون نے تمام اصول اسلام ہی پہینک دیئے ہین جنہ اسلام کی بنیاد محمد صاحب نے قرآن مین قایم کی تہی + + اور یہہ کام اس ارادے کیا ہے کہ اسلام قدیم کے اصول و خیالات مخالفون سے شکست کہا چکے ہین لیکن جب وہ اس طرح کی الٹ پلٹ اسمین کرینگے تو مخالفون کے اعتراض اس جدید اسلام پر نہ ہونگے + + + میرے خیال مین اسلام قدیم کی نسبت اسلام جدید پر زیادہ تر سخت اعتراض واقع ہوتے ہین پہر اسکی تفصیل بہت تو ہین سے کی ہے - اور ایک جگہہ رسالۂ سوم مین کہا ہے (کہ آپ) خانصاحب نبی کی تعریف مین صرف اخلاق و روحانی علم کی قید اسلئے لگاتے ہین کہ نبی کی حد مین سے معجزہ یا پیشین گوئی کی طاقت کو ایسا خارج کرین کہ پہر کوئی عیسائی نہ کہے کہ حضرت محمد صاحب نبی نہین ہین اسلئے کہ کوئی معجزہ اور پیشین گوئی ظاہر کرنیکی اُنمین قدرت نہ تہی یہہ تو آنریبل صاحب کے عذرات (بواعث تاویل و تحریف) کا جواب ہے رہا جواب پادری صاحب کے الزامات کا سو ہم عنقریب ان رسایل کے ریویو مین دینگے انشاء اللہ تعالی - اڈیٹر

نیم حکام حاصل ہے - ہم انصاف سے کہیں گے کہ نہ بالکل قدیمی ہیں نہ سراسر حالی - بلکہ علوم میں رائے میں طرز میں وضع میں بہہ کچہہ قدیم رحال سے پر ہیں اور کسیقدر خالی - اگر اور بھی ذرا کسی مسلمان واقف عربیت کی بہی سنتے تو البتہ انگریزون اور ملحدون کے سننے سنائے بحثون سے بھی فائدہ اُٹہاتے - اب چونکہ خود جیسا جانتے ہیں وہ سب واقفین (نہ جاہلین) خوب جانتے ہیں - بس دہریون کی ملحدون کی مانتے ہیں - کیونکہ گردش زمین میں دلی کالج کے لوگون سے گردش میں آچکے ہیں - تب سے مطلق عام انگریزون کے ہی مقلد محض ہوگئے ہیں - بعض طبایع بہی ایسے ہوتے ہیں کہ بغیر ٹکر لگے مانتے نہین اور ٹکرانے کے بعد پہر سنبہلتے نہین - جیسے ایک دریائی بط چاند کے عکس کو مچہلی سمجہہ کر بقصد شکار حملہ کرتی تہی - کئی بار ایسا ہی کیا جب ثابت ہوا کہ یہہ دہوکا ہے تو پہر مطلق شکار ماہی سے بہی باز آئی چونکہ پرانے وقت کی تہی اُسے مچہلی کے نئے شکار کی تمیز ہی نہوئی خطا معاف جنکو گرہ کی نہ ہو وہ ایسا ہی ہوتا ہے - اور آپکو تو ہم نے بارہا امور دینی و دنیاوی میں آزمایا - ایسا ہی ذرا سی بات سنکر لڑتے جہگڑتے پایا - جہان کوئی ایک ذرا سی وہابی بدعتی کی بات آئی بس فوراً قہقہہ لگایا - ٹہٹہون مین اُڑایا - کبہی وہابیون کو نیم کا کریلا بہت جلد بنایا - کبہی غیر مقلدون کو آسمان پر چڑہایا - ماشاء اللہ برق دم ہین - پہلے تو کبہی سُنی و شیعہ کی بحث آنکہہ کہولکر ہی نہین دیکہی - تحفہ عزیزیہ واجوبہ شیعہ بہی نظر سے نہین گذرے کیونکہ شیعون مین آپ نے وقعت دنیاوی نہین دیکہی تہی اب بعض شیعہ کے پرہیت ہی بلا وجہ فقط لطبع زر چندہ بن گئے - مباحث اسلام و عیسائیان کچہہ دیکہے ہین مگر افسوس یہہ ہوا کہ ہم سے یہہ مباحثات وجوابات کیون نہ صادر ہوئے نہ ہمارے قلم سے یہہ تحریر کیون نہ جاری ہوئی - کچہہ شروع مین ایسی باتون کے ڈر سے لیے ہوئے اور تبیین الکلام وغیرہ مین بنظر اعجاز عیسوی کچہہ متصدی معلوم ہوتے تہے غدر ۱۸۵۷ء پڑگیا - ادہر الگ سے گئے - خیر تبیین الکلام تو کچہہ چہپوالی

مگر پھر وہ خیال کہان - لاکھون کوس گئے - اسباب بغاوت و ملکی رائین شروع ہوئین دنیاوی ترقی جو پائی اوپر پڑ رہی - پھر تو ایسی چڑ ہی کہ سوائے نیچر بے معنی فقط اسلام کا نام باقی رہا - اب خدا کرے کچھہ اور ترقی ہو تو معلوم ہو کہ کیا ظاہر ہو - مذہبی ملج مین تو فقط ایک ہی درجہ باقی رہ گیا ہے ‡ - جو استاد ذکی و فرزند محمود کو حاصل ہے - ایک امر ناگفتہ مین بھی حضور سے ایسی ہی غلطی و رجوع ظاہر ہوئی - غرض ایسے متلون طبع بھی ہوتے ہین اور جہل مرکب ایسی ہی طبایع مین ہوتا ہے - رتبہ مقتضی سماعت و قبولیت کا نہین ہوتا - بھلا اب کون ہے کہ جو حضور کو سمجھائے - ایک دو دفعہ کوئی ذریۃ الرحیم کہتا بھی ہے تو اپنے سے کم رتبہ کی کیا مانین - سخن پروری خمیر مین ہے جو انکے جی کیسی کہی - اسپر قربان ہین - جہل مرکب کا یہہ ہی نشان ہے اگرچہ بعد تبیان تحقیق مثال دینی کچھہ سرسری بات نہین لیکن جناب والا زائد باتون سے مضمون کو بہت رنگتے ہین اور غلط کو صحیح بتلاتے ہین لہذا فقیر بھی ایک مثل اس جناب کی اندیشہ دور دراز پر لکھتا ہے کہ کسی نے اپنے ایک دشمن کہار سے کہا کہ کل تو اور تیرا بیٹا بگار مین پکڑا جائیگا اور زبردستی کابل کی لڑائی مین بھیجا جائیگا - سنا ہے کہ اسنے یہہ سنکر اپنے فرزند جوان کو زہر دے دیا اور کنبہ کو مار دیا اور فرہاد و لراپنی جان شیرین دی دشمن کو خوب ہنسنے کا موقع ملا - واقعی ایسے زود باز جوشیلے آدمیون کو اکثر لوگ ایسا ہی خراب کرتے ہین - مگر یہہ حرکت انہین سے سرزد ہوتی ہے جو کہ گرہ کی کم رکھتے ہین - یا ہٹیلے و جوشیلے اکھڑ بات کی پیروی پر دیدہ و دانستہ اڑنیوالے ہین - بھلا جبکہ حضور تا ولایت بعیدہ سے اسلام کی شہرگ کاٹینگے تو کے گھڑی اسلام زندہ رہیگا ملحد و دہریون نے نہ مارا - آپ نے مارا اور نیچریون نے چھری پھیری - مذہبی عیسائی وغیرہ قہقہہ لگا رہینگے + کہ واہ مسلمان کیا جھوٹی بات بنانیوالے ہین - نیچریہ کیا مین تا الیہ

+ ابھی سے لگا رہے ہین دیکھو حاشیہ صفحہ (۲۶۹) ‡ وہ مرتبہ انکار وجود خدا ہے جو کہ نیچر لسٹ کو حاصل نہین ہے

ہین - اور تاویلیہ ہی کیا بلکہ تسویلیہ و تحریفیہ - پہر پہرتے دیر نہین لگتی - معنے سے کیا الفاظ
سے پہر جاتے ہین - جبری ہوکر گہڑی بہر عقل سے تو کیا خدا سے پہر جائین سود کے جواز کا تو
جناب نے ذکر کیا مگر اباحت شراب و مرغی مخنوقہ کا نام نہ لیا - اِس بغیر بہی سفر و سیاحت
ممکن نہین جو تجارت کے واسطے ضروری ہے - خاص کر گوشت خنزیر جسکا مصلح شراب
ہے یورپ مین جانیکے لیے نہایت مناسب ہے - غرض جناب والا نے اپنی مفید
مفید باتین تو لکہہ دین جو غیر مصفون کا طریقہ ہے اور باقی چہوڑ دین - اُنکی اباحت کا آئندہ
فتوی دینگے اور یہہ کہکے چہوٹ جائینگے کہ شروع مین فُلان فُلان باب سے بہی تو کتہہ ملا
انکار کرتے تہے ایسی ہی شراب و کباب ہے - یہہ وہی مثل ہے کہ کسی شیعہ نے
ایک رسالہ بنایا ہے کہ فُلان عباسی کے وقت مین ایک شافعی مسلمان نے مذہب
حنفیہ پر بطور نقل بنظر ہجو نماز پڑہی - شراب انگوری سے وضو کی - دو برگ سبز قرارت
مین کہے - اسی طرح ہر ایک نے چار شخصون مین سے ایک دوسرے کے طریقہ پر
نقلی نماز ادا کی کہ جس سے مذمت ظاہر تہی - اور اچہی باتون کو اُس نماز مین چہوڑ دیا - یہہ
سب دغا و فریب کی طرز ہے - خود مطلبی محض جو ذہین و چالاک ہو اسی طرح کچہہ نکچہہ
وجوہ جوڑ کر پیش کر دیتا ہے مگر حاکم مجوز جو سلجہانیوالا ہوتا ہے اور جس نے سیکڑون
مقدمات مین طرفین اور وکیل و مختارون کی بحثین سُنی ہین اور نہایت سنجیدگی و انصاف
سے بے رو و رعایت ہزارہا مقدمات کئے ہین وہ ایسے دمون مین نہین آتے - اور
زبان کی تیزی و قلم کی چالاکی سے ہرگز دہوکا نہین کہاتے - بعض آدمی ایسے ہوتے
ہین کہ وہ دوسرے کی سنتے ہی نہین - انکو اتنی تاب ہی نہین کہ طرفین کے اظہار
سُنین بار و بکار پڑ مین - پرانے کندہ سے بندوق چلاتے ہین - یہہ بات چند طرح پیدا
ہوتی ہے بعض کا تو مذاق ہی مناسب نہین ہوتا - چنانچہ بعض انگریزون سے سُنا
گیا ہے کہ قانون سے میری طبیعت مناسب نہین - واقعی ہر کسے را بہر کارے ساختند

بعض کو مُطلق نزاکت دماغ مانع ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اعتقاد اسکا موجب ہوتا ہے کہ ایک ہی بات اپنے معتقد علیہ کی تو پسند ہوتی ہے اور وہی بات یا ویسی بات غیر سے سُننے کو دل نہین چاہتا۔ ایسے لوگون سے ان مقدمات مین فیصلہ ممکن نہین وہ حاکم اور جج ان اُمور مین نہین بن سکتے۔ اور ایک جگہہ تنہا مستری کیسا ہی غور کرے ایسا عُمدہ کام نہین کر سکتا۔ جیسے چند مستری رائے مُتفق و مشورہ سے کر سکتے ہین۔ دوسرے مستری کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیسا ہے بعض ایسے احمق مستری خود رائی ہوتے ہین کہ ڈیڑہ اینٹ کی جدی ہی چُناتے ہین اور وہ بہی خراب۔

المختصر جو ناصح شفیق کی غرض تہی وہ تو آخر مین ماننی پڑی لیکن یہہ عذر کہ وہ میری دلی بات ہے مین نہین کہتا کہ کوئی اُسے مانے الخ۔ یہہ سراسر بیجا ہے کہ اگر آدمی ایسے اُمور کے چہاپنے اور شور و غل اُٹہانے مین معذور سمجہا جاوے تو ہر ایک کو ایک گنجایش اظہار حماقت کی ملے۔ ضلالت پڑے ہے۔ اپنے خیالی تکون کو اس طرح اکہڑپنی کے ساتہہ چہاپنا اور پہر یہہ کہہ دینا کہ میرا مقصود اس سے فقط اظہار ہے یہہ بالکل دہوکا ہے اظہار ایسے خیالات متفردانہ کا اس طرح نہین کیا کرتے کہ سب کے خلاف نقارہ لمن الملک کا بجانا اور سب بہولے بہالون کو توہم مین ڈالنا۔ اور مُلک مین دہوم مچانا۔ پہلے مشورہ کرتے ہین۔ اگر چہاپنا ہی منظور تہا تو بطور استفسار۔ نہ بطرز اصرار و انکار۔ اگر آپ پر اسیطرح اظہار توہمات روزانہ و شبانہ کا فرض ہے تو مسلمانون پر بہی آپکی تردید واجب ہے۔ کیا مزہ رہا۔ کیا لُطف ہوا۔ ہان اس پیرایہ مین شاید کچہہ آپکی نیکنامی نیچری یورپین صاحبون مین ہو جاوے۔ کیونکہ وہ کہتے ہین کہ نیچر اور الحاد ایک ہے یہہ تو ابہی فقط بہانہ ہے کہ نیچر کے ساتہہ الہامی مذہب اسلام وغیرہ باقی رہتا ہے آگے رفتہ رفتہ حسب عادت یہہ معما بہی حل ہو جائیگا۔ راقم بندہ الف

اڈیٹر کہتا ہے اس تحریر مین جو مولوی صاحب نے رمز ظرافت کی ہے اسکو ہم

پسند نہین کرتے ومعذالک بحکم (الوسادہ علی البادی) اسکا وزر وقصور آنریبل صاحب
(یعنی ترجمہ اسیر ہے جیسے بیل کی)
کے ذمہ پر سمجھتے ہین - انہون نے عام مسایل اسلام واہل اسلام کی ہنسی کی تواس کے
مقابلہ مین اپنی ہنسی کرائی -

ہم نہایت ادب کے ساتہہ آنریبل صاحب سے پوچھتے ہین کہ جن مسایل کو آپنے مسلمانون کے معائب یا مناقب مین شمار کیا ہے کیا وہ سبہی مسائل اہل اسلام کے مسایل ہین ؟ -

اگر وہ اس امر کے مدعی ہین تو براہ مہربانی ہمکو یہہ بتاوین کہ چاکو سے موچہین کاٹنا (جیسے کہ بعض ولایتی وحشی چاکو سے سر کے بال کاٹ لیتے ہین) مسلمانون کی کونسی مذہبی کتاب مین مذکور † ہے - اور اگر نہین ہے تو پہر اس وحشیانہ کام کو مسلمانون کے مسائل مذہبی مین شمار کرنا انکی اور انکے مذہب کی توہین نہین ہے - ؟

ظرافت کے علاوہ مطلب کی بات کا جواب جو مولوی صاحب نے متعدد مواضع مین مختلف پیرایہ مین دیا ہے اسکا ماحصل یہہ ہے کہ اول تو یہہ اسلام علوم وتجارت وغیرہ اسباب ترقی دُنیاوی کا مانع نہین ہے اور اگر آپ اسکو مانع سمجھتے ہین تو آپ اسلام کے صرف اُن مسائل مین دست اندازی کرتے جو بزعم جناب علوفن وتجارت وغیرہ علوم ترقی دُنیاوی کے مانع تہے آپنے وجودِ ملایکہ وحشر ونشر کو کیون ہاتہہ مارا - وجود ملایکہ کو ماننا یا حشر جسمانی پر اعتقاد رکہنا کونسے مسئلہ علم طبعی یا جغرافیہ یا ہسٹری یا ہیئت جدید یا تشریح الابدان یا اُصول تجارت کے مخالف تہا جسکے لحاظ وخوف مصادمۃ سے آپ نے انسے انکار کیا -

اِس قصور کو مانکر جو آپ نے اِسمین اپنا یہہ عُذر پیش کیا ہے کہ مین نے اُن مسایل مین اسلام کو طعن مخالفین سے بچانے اور اہل اسلام کو کفر وارتداد سے روکنے کے لئے

† حدیث اقصہ لک علی سواک کو ہاتہہ نہ مارین اِسمین چاکو کا ذِکر نہین ہے - مسواک رکہہ کر باقیاندہ اور بڑہے ہوئے بال کتر لینا قینچی سے بہی ہوسکتا ہے -

مداخلت کی ہے اُسکو مولوی صاحب نے عُذر بدتر از گناہ قرار دیا اور یہہ کہا ہے کہ اگر اسلام اپنی پہلی حالت مین ان مسائل کے سبب بزعم جناب دس برس مین بگڑتا تو آپکی مجوزہ و مُستبدلہ حالت مین وہ چار ہی دن مین بگڑ جائیگا آپکی تاویلات و تصرفات کو دیکھکر بہت لوگ جلد اسلام کو سلام کرینگے۔ حفاظت اہل اسلام و حمایت اسلام کی تو وہی صورت ہے جو پہلے علماء نے اختیار کی ہے کہ مسائل اسلام کو بحال خود رکھکر علوم عقلی و فلسفی سے بلا تکلف انکی تطبیق و توفیق کر دیتے۔

اسکے جواب مین جو آپنے کہہ رکھا تھا کہ پہلے زمانہ مین خیالی باتین زیادہ تہین ہر شخص اپنے خیال سے تنگر بنا دیا کرتا۔ پس جیسے فلسفیون نے خیالی باتین بنائی ہوئی تہین ویسے علماء اسلام نے خیالی باتین بنا کر انکی باتین رد کردین۔ اب اس زمانہ مین علوم جدیدہ کے مسائل پر تجربہ و مشاہدہ کی شہادت موجود ہے۔ لہذا اُنکے مقابلہ مین خیالی باتون سے مطلب نہین نکلتا۔ اور جبتک کہ مرغ کی ایک ٹانگ نہ بتائی جاوے اور جو مسئلہ اسلام کا علوم جدیدہ کے مخالف ہو اُسکا سرے ہی سے انکار نہ کیا جاوے کام نہین چل سکتا۔

اِسکا جواب مولوی صاحب نے صریح کوئی نہین دیا مگر وہ انکے پہلے جواب سے مفہوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ وجود ملائکہ و حشر (جنمین آپ پر بیجا دست اندازی کا قصور لگایا گیا ہے اور آپ نے ہی اسکو مان لیا ہے) اس قسم ہی سے نہین ہے کہ انکو علوم جدیدہ کے تجربے و مشاہدے مزاحم ہون اور انکی موافقت کے لئے اہل اسلام کو کوئی خیالی یا واقعی بات بنانی پڑی ہی اسپر آپکا وجود ملائکہ کی نسبت تفسیر جلد اول کے صفحہ (۴۹) مین یہہ اعتراف کہ جس طرح انسان سے [illegible] تر مخلوق کا سلسلہ ہم دیکھتے ہین اسی طرح برتر مخلوق ہونے سے انکار کی کوئی دلیل نہین شاید کہ ہو صاف شاہد ہے اور مزظہر کہ علوم جدیدہ کا کوئی مسئلہ اور کوئی تجربہ و مشاہدہ وجود ملائکہ کے مخالف

نہین ہے۔

(۲) حشر جسمانی (جس سے آپنے اب (بعد ہماری اس پیشین گوئی کے جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۳ کے صفحہ ۲۷۰ مین ہم کر چکے ہین) تفسیر جلد دوم کے صفحہ (۶) مین انکار ظاہر فرمایا ہے✝ سو بہی کسی مسئلہ علم طبعی یا ہسٹری یا جغرافیہ وغیرہ کے مخالف نہین ہے کیونکہ ان علوم مین جہانتک بحث ہے وہ اسی عالم دنیوی سے متعلق ہے۔ عالم اخروی اور اُسکے حالات و کائنات سے (جس سے صرف انبیاء نے بذریعہ وحی خبر دی ہے) ان علوم کو نفیاً یا اثباتاً کچھہ بحث نہین ہے۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ وجود ملائکہ یا حشر جسمانی کو علوم جدیدہ کی مزاحمت کا کچھہ خوف نہین ہے۔ اور ان علوم کی روشنی و ترقی سے مسلمانون کے اُن مسائل سے منکر ہو جانے اور اسلام کو چھوڑ دینے کا کچھہ اندیشہ نہین ہے جیسا کہ اُن مسائل کے سبب مسلمانون کی تجارت و علوم دنیاوی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہین ہے۔ پہر آپ نے ناحق و بلا ضرورت اُن مسائل مین کیون دخل دیا۔ اور مسلمانون کا دل دکہا کر کیون انکو اپنا دشمن بنا لیا (گو یہہ امر آپکے قصد و ارادہ مین نہ ہوگا۔

اب اگر آپ کو قوم کی اصلاح و بہتری اور سچی رفارمری کا دعویٰ ہے تو آیندہ ایسے مسائل سے تعرض چھوڑ دین اور پچھلے کیے کراسئے پر مسلمانون کے آگے معذرت و افسوس ظاہر کرین اور اپنی کوششون کو صرف انکی دنیاوی بہبودی مین منحصر فرماوین پہر دیکہین تمام ہندوستان کے مسلمان کس جوش و اخلاص کے ساتہہ آپسے متفق ہوتے ہین۔ اس باب مین خاکسار بہی کچھہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲ و ۳ مین بضمن بحث مذہب و معاشرت لکہہ چکا ہے جو ح… ل صاحب کے عذرات کا کافی جواب ہے۔ اُسکی تفصیل و تائید کا پہر بہی ارادہ ہے۔ خدا نے چاہا تو کسی آئندہ پرچہ مین بہ تفصیل بحث کیجاویگی۔ جس سے ناظرین کو یہہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ جن علوم (ہسٹری

✝ اور ہمین کچھہ شبہ نہین کہ حشر اجساد سے اس معمولی و عرفی طریقہ پر محشور ہونا مقصود نہین اور نہ موہوم وہ اجسام کا بعینہا محشور ہونا مراد ہے (تفسیر بنجم صفحہ سطر ۱۴)۔